PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences)
Volume: 04, Issue: 04, October-December 2024, Pages: 36-44
Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net

امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کا حصہ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

THE ROLE OF MATERIALISM IN THE DECLINE OF THE MUSLIM UMMAH: A RESEARCH AND ANALYTICAL STUDY

Muhammad Waseem Khan[1], Mehboob Ur Rehman[2]

[1] MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad, Pakistan.
[2] Lecturer, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	October 08, 2024
Revised:	November 02, 2024
Accepted:	November 05, 2024
Available Online:	November 07, 2024

Keywords:
Materialism
Muslim Ummah
Spiritual Development
Modern Era
Governance

Funding:
This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

This study examines the complex relationship between materialism and the historical trajectory of the Muslim Ummah. It explores the argument that an over emphasis on material pursuits and worldly possessions has contributed to the decline of the Muslim world in various aspects, including intellectual, moral, and socio-political spheres. The research delves into the historical context, analyzing periods of both ascendancy and decline within Muslim societies. It investigates how materialism may have influenced key factors such as spiritual and moral value, The potential shift in focus from spiritual development and ethical principles to the accumulation of wealth and status. Intellectual and scientific pursuits: The impact of materialistic priorities on the pursuit of knowledge, innovation, and academic excellence. Social cohesion and unity: The role of materialism in fostering individualism, competition, and potentially undermining the sense of community and shared purpose. Political and economic dynamics: The influence of materialistic tendencies on governance, resource allocation, and international relations. The study employs a combination of historical analysis, textual research, and contemporary observations to provide a comprehensive understanding of the multifaceted relationship between materialism and the challenges faced by the Muslim Ummah throughout history. It aims to contribute to ongoing discussions about the factors that have shaped the Muslim world and offer insights for contemporary Muslim societies seeking to navigate the complexities of the modern era.

***Corresponding Author's Email:** muhammadwaseemkhan2008@gmail.com

موضوع کا تعارف

کائنات کا کوئی بھی عنصر جس کا مشاہدہ ہماری ظاہری آنکھ کرتی ہے مادہ کہلاتا ہے۔ جبکہ مادیت پرستی سے مراد مادی اجسام، دنیاوی عیش و عشرت سے محبت، ذہنی اور روحانی انحطاط ہے۔ عام طور پر ہم مادہ کو دنیا، مادیت کو دنیاداری اور مادہ پرست کو دنیادار کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ جب انسان فقط دنیاداری میں مگن ہو جاتا ہے، تو وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے اور اپنا مقصدِ زیست کھو بیٹھتا ہے[1]۔ جوں جوں فرد کے اندر مادیت پرستی زور پکڑتی ہے تو معاشرہ عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ فرد معاشرہ کی اساس ہے۔ معاشرہ کا انحصار افراد پر ہے جیسی فطرت افراد کی ہوگی معاشرہ ویسا ہی ہوگا جس کے اثرات انسانی زندگی پر براہ راست پڑتے ہیں مادیت پرستی کی وجہ سے انسان انفرادی طور پر تنہائی اور اجتماعی طور پر پورا معاشرہ محرومی کا شکار ہو جاتا ہے۔

امت مسلمہ کے اغاز میں مادیت پرستی کا کوئی واضح یا منظم تصور نہیں تھا اسلام ابتدائی تاریخ میں توزیادہ تر توجہ روحانیت اخلاقی اقدار اور دین کی تعلیمات پر تھی تاہم جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اور مختلف فکری و ثقافتی تحریکوں نے امت مسلمہ میں اثر ڈالا مادیت پرستی جیسے تصورات بھی ابھرنے لگے اسلامی معاشرت میں دنیا کے ارضیت اور اخرت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ بعض معاشروں میں دنیاوی مال و دولت کی تلاش اور اس کے پیچھے دوڑ بھی بڑھنے لگی۔ تاہم اس دور میں بھی اسلام کے بنیادی اصولوں میں مادیت کے بجائے روحانیت عدل اور فلاحی معاشرت پر زور دیا جاتا تھا۔ قران مجید میں مادیت پرستی کے سخت مذمت کی گئی ہے۔ زیر نظر مقالے میں امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کے حصہ کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کا حصہ کی تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا گلوبل وِلج بن چکی ہے اور جدید ٹیکنالوجی نے جہاں ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، وہیں مسلمانوں پر بھی نہایت اثر پڑا ہے۔ امت مسلمہ پر اس تبدیلی کے بہت سے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ موضوع کی ضرورت واہمیت اس بات سے بھی لگائی جاسکتی ہے کہ ساری دنیا میں امت مسلمہ اس وقت شدید مشکلات کا شکار ہے۔ امت مسلمہ پر ایسا کٹھن وقت آگیا ہے کہ جس کی وجہ سے امت مسلمہ کو اقوام عالم میں تنزلی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں مگر زیر نظر موضوع میں ایک وجہ مادیت پرستی کو شامل کیا گیا ہے، جو کہ تمام وجوہات پر قوی ہے۔ اگر امت مسلمہ اس ایک وجہ پر قابو پالے تو تمام معاملات میں سہل اور آسان ہو جائے گے۔

مقالے کا منہج

اس مقالے میں تحقیق کا منہج تحقیقی و تجزیاتی ہو گا۔ راقم آیات قرآن واحادیث کے تحت مادیت پرستی کے متعلق احکام واضع کرے گا اور امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کے متعلق اہم نکات کو پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔

مقالہ ہٰذا دو حصوں پر مشتمل ہے؛ پہلے حصے میں اختصار کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں مادیت پرستی اور اس کی ممانعت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ بعد ازاں امت مسلمہ کے زوال میں اس کے اسباب اور عصر حاضر میں اس کے معرکات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

موضوع کی وجہ انتخاب

موضوع امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کا حصہ سے ہم امت کے زوال کے اسباب اور ان عوامل کو جان سکیں گے، قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم ان معرکات کا جائزہ لے سکیں گے کہ جن کی وجہ سے پوری امت مسلمہ زوال کا شکار ہوئی ہے۔ کیوں کہ ۲۱ویں صدی مسلمانوں کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے جب دنیا گلوبل ولیج بن چکی ہے اور جدید ٹیکنالوجی نے جہاں ساری جہاں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے وہی مسلمانوں پر بھی اس کا گہرا اثر پڑا ہے امت مسلمہ پر اس تبدیلی کے بہت سے اثرات مرتب ہوئے ہیں اس مقالے میں امت مسلمہ پر ان اثرات کا ذکر کیا گیا ہے اور جہاں ذکر کیا گیا وہاں اس کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں کہ کس بنا پر امت مسلمہ آج زوال کا شکار ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

گزشتہ پانچ سالوں میں مادیت پرستی پر مختلف تحقیقی کام سامنے آئے ہیں جو اس کے منفی اثرات اور معاشرتی نتائج پر روشنی ڈالتے ہیں۔

1. ڈاکٹر سنبل اشرف اور ڈاکٹر صدف سلطان کی مشترکہ تحقیق "مادیت پرستی کے منفی اثرات و نتائج کا مطالعہ: اسلامی تعلیمات کے تناظر میں" 2021 میں شائع ہوئی۔ اس مطالعے میں مادیت پرستی کے انسانی کردار اور معاشرتی پہلوؤں پر منفی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے تدارک کے لیے قرآن پاک سے تعلق مضبوط کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔
2. کومل شمیم، تحقیقی رپورٹ، محمد علی جناح یونیورسٹی، کراچی، 2019ء میں سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال کو نوجوانوں میں مادیت پرستی کے رجحان کا جائزہ لیا گیا۔ اس تحقیق کے مطابق، سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال نوجوانوں کو سماجی مسابقت کی طرف مائل کرتا ہے، جو بالآخر مادیت پرستی اور اس کے نتیجے میں ڈپریشن، پریشانی اور زندگی سے بیزاری جیسے منفی اثرات کا سبب بنتا ہے۔

اہداف تحقیق

اس مقالے میں تحقیق کا منہج تحقیقی و تجزیاتی ہو گا۔ اس مقالے میں راقم نے مندرجہ ذیل اہداف متعین کئے ہیں:

1. آیات قرآن واحادیث کے تحت مادیت پرستی کے متعلق احکام واضع کرے گا۔
2. اسلام میں مادیت پرستی اور نسل نو کے متعلق اہم نکات کو واضع کرے گا۔
3. امت مسلمہ کے زوال میں اس کے اسباب اور عصر حاضر میں اس کے معرکات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مادیت پرستی قرآن اور حدیث کے تناظر میں

قران مجید میں واضح کر دی ہے کہ اقامت دین کے دو پہلو ہیں امت مسلمہ کے لیے ایک ایجابی یعنی امر بالمعروف نیکیوں کا حکم اور دوسری سلبی یعنی نہی عن المنکر (برائیوں کا

سدباب)، قرآن میں ہر شخص کو اس کی ہدایت اور گمراہی کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا ہے۔

قرآن مجید میں کئی مقامات پر مادیت پرستی کے قباحت کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے منفی اثرات سے خبردار کیا گیا ہے۔

1. دنیاوی زندگی

قرآن مجید میں دنیاوی زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ..." (سورة الحديد: 20)

"جان لو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل، تماشا، زینت، آپس میں فخر، اور مال واولاد میں زیادتی کی دوڑ ہے..."[2]

2. مال ودولت کی محبت کا نقصان

مال ودولت کی محبت خود اس کی خاطر، اور ان چیزوں کی خاطر جن کا حصول ان سے وابستہ ہے۔ انسان کو فطری اور طبعی طور پر بخیل قرار دیتی ہے۔ یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ انسان کی فطرت میں مال کی محبت ہے، لیکن اگر یہ محبت حد سے بڑھ جائے تو روحانی نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا" (سورة الفجر: 20)

"اور تم مال سے بے حد محبت کرتے ہو۔"[3]

قرآن کہتا ہے:

وَاحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ (النساء: ١٢٨)

"ڈر نفس تنگ دلی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"[4]

یہ خصلت انسان میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ قرآن میں انسان کی اس خصلت کو ایک حسین اور اچھوتی مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے:

قُلْ لَوْ انْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذَ الْأَمْتَكُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا (بنی اسرائیل (١٠٠)

" اے محمد ﷺ ان سے کہو، اگر کہیں میرے رب کی رحمت کے خزانے تمھارے قبضہ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے اندیشہ سے ان کو بھی ضرور روک رکھتے۔ واقعی انسان بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے" یہ نہ بھولیے کہ اللہ کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔ ایک طرف اس کی یہ وسعت بے پایاں اور دوسری طرف انسان کا یہ بخل! اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسان کو ناتربیت یافتہ چھوڑ دیا جائے تو اس کا بخل کسی حد تک پہنچ جاتا ہے۔"[5]

3. قارون کی مثال

اس آیت میں قارون کی دولت پر مغرور ہونے اور دنیاوی مال کو اصل کامیابی سمجھنے والوں کی سوچ کو بیان کیا گیا ہے، جو غلط نظریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قارون کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ فِى زِينَتِهِۦ قَالَ ٱلَّذِينَ يُرِيدُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا يَـٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوتِىَ قَـٰرُونُ إِنَّهُۥ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ" (سورة القصص: 79)

"تو وہ اپنی زینت میں اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیاوی زندگی کے طلبگار کہنے لگے: اے کاش ہمیں بھی ایسا مال جاتا جیسا قارون کو ملا بیشک یہ بڑے نصیب والا ہے۔"[6]

احادیث میں مادیت پرستی کی مذمت

رسول اللہ ﷺ نے بھی مادیت پرستی کے مضر اثرات سے خبردار کیا اور ذیل میں بیان کی گئی احادیث سے اس کی صریح وضاحت ملتی ہے۔

1. دنیا سے بے رغبتی

اس حدیث میں دنیا کے عارضی اور فریب زدہ ہونے کی وضاحت کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ" (ترمذی: 2322)

"یہ دنیا ملعون (بے برکت) ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کے ذکر، اس کی رضا کے کام، اور علم سیکھنے اور سکھانے والے کے۔"[7]

2. مال کی محبت اور بربادی

حدیث میں انسان کی لالچ کی فطرت اور مادیت پرستی کے لامتناہی چکر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ، لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ"(بخاری: 6439، مسلم: 1048)

"اگر ابن آدم کے پاس دو وادیاں بھر کر سونا ہو تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا، اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی (قبر) ہی بھرے گی، اور اللہ اس پر رحمت کرتا ہے جو توبہ کرلے۔"[8]

3. امتحان مال ودولت سے ہوگا

اس حدیث میں واضح کیا گیا کہ مال و دولت کی محبت امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑا فتنہ بن سکتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ" (ترمذی: 2336)

"ہر امت کے لیے ایک آزمائش ہے، اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔"[9]

اسلامی نقطہ نظر: اعتدال اور توازن

اسلام میں مادیت پرستی سے اجتناب اور آخرت کی تیاری پر زور دیا گیا ہے، لیکن ساتھ ہی دنیاوی مال و دولت کو جائز طریقے سے کمانے اور اسے درست مصرف میں خرچ کرنے کی بھی ترغیب دی گئی ہے:

1. اعتدال کی تلقین:

"وَ ابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ ٱلدَّارَ ٱلْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ ٱلدُّنْيَا" (سورة القصص: 77)

"اور جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے، اس میں سے آخرت کے گھر کی طلب رکھ، اور دنیا میں بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔"[10]

2. حلال کمائی اور خیرات:

اسلام مال کمانے سے نہیں روکتا بلکہ اسے جائز طریقے سے کمانا اور صحیح جگہ خرچ کرنا سکھاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌمِنَ الْيَدِالسُّفْلَى"(بخاری:1429، مسلم: 1033)

"اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔"[11]

مادیت پرستی اور نسل نو

علم کی قدر میں کمی

"اسلام نے علم کو ترقی کا زینہ قرار دیا ہے، لیکن مادیت پرستی کے زیر اثر امت مسلمہ نے علم کو محض دنیاوی فوائد کے لیے محدود کر دیا۔ نتیجتاً، حقیقی علمی ترقی، تحقیق، اور اجتہاد کی روایت متاثر ہوئی۔ یہ ایک کربناک حقیقت ہے کہ دنیا میں ڈگری یافتہ اور ان پڑھ دونوں ہی عملی زندگی میں بری طرح ناکام ہو رہے ہیں۔ آخرت کا یقین بے حد کمزور اور آخرت کی نعمتوں اور راحتوں کا تصور تو تقریباً ختم ہو چکا ہے مادی نعمتیں اور انکا تصور اس قدر غالب ہے کہ روحانی قدریں دم توڑ چکی ہیں۔مادیت پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی وجہ سے معاشرہ عدم توازن کا شکار ہو چکا ہے اور انسان انفرادی طور پر تنہائی اور اجتماعی طور پر احساسِ محرومی کا شکار ہو رہے ہیں، ہماری بے جا خواہشات تو ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں اور انسان خواہشات کا پیچھا کرتا کرتا سیکڑوں خواہشات ارمان کی صورت میں لے کر اس فانی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم اِس خوش نصیبی اور خوش فہمی میں مبتلا ہیں جیسے آبِ حیات پی رکھی ہو جو ہم سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ آج کا ہر انسان مادیت کے ان رنگوں میں اس قدر ڈوبا ہوا ہے کہ خود کو، اپنے اصل کو اور اپنے مقصد کو یکسر فراموش کر چکا ہے۔ اب لوگوں کی عزت و ذلت، بلندی و پستی اور چھوٹے یا بڑے ہونے کی پیمائش تقویٰ کے پیمانے سے ہر گز نہیں ہوتی بلکہ کاروں، کوٹھیوں، بنگلوں اور بینک بیلنس کے اعتبار سے ہوتی ہے۔مادیت کے اس طوفان میں پہلے "ایمان ویقین" کا جنازہ اُٹھا، پھر "انسانی اخلاقیات" ہوا میں زرد پتوں کی طرح بکھر گئیں، پھر "اسوئہ حسنہ" سے وابستگی کمزور ہونے سے اعمالِ صالحہ کی فضا ختم ہوئی، پھر "معاشرتی معاملات" میں مفاد پرستی اور خود غرضی نے جنم لیا، پھر "سیاست و تمدن" میں ارتعاشی لہریں زلزلے کا سبب بنیں اور اب "مادیت" کا یہ سونامی جو تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ فطرت سے دور مصنوعی زندگی کے حامی، صحت کے اصولوں سے بے بہرہ اور فقط کھانے کے لیے زندہ قوم جو اسلامی تعلیمات سے نالاں اور سائنس کو بھگوان بنا کے بیٹھی ہے، تعجب ہے کہ میوزک کی آواز تو ہمیں رلاتی ہے لیکن اذان اور قرآن کی آواز ہمیں سنائی تک نہیں دیتی۔ کیا ستم ہے کہ ہماری ترجیحات بدل گئیں۔ ہم شاید بھول گئے ہیں کہ دنیاوی مال و متاع تسکین قلب نہیں۔ کس کو کم ملے گا کس کو زیادہ ملے گا یہ فیصلے تو اوپر ہو چکے ہیں! پھر انسان اتنا بے صبرا کیوں ہے؟ قہر تو یہ ہے کہ کسی عام ڈاکٹر کے کہنے پر دودھ، چاول، گوشت اور گھی کا استعمال تو ترک کر دیا جاتا ہے مگر اس اسوئہ حسنہ کو فراموش کر چکے ہیں جس پہ عمل کر لیتے تو ڈاکٹر کی نوبت ہی کیوں آتی۔ اخروی اور روحانی لحاظ سے تو یہ ہمارے لیے گھاٹے کا سودا ہے ہی ہے لیکن دنیاوی اعتبار سے بھی اس نے مسلم امہ کی جڑیں تک ہلا کر رکھ دی ہیں۔ صرف مسلم ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی اس فتنے کا بری طرح سے شکار دکھائی دیتے ہیں۔"

اخلاق معاشرہ کا کردار

"ہم اخلاق اور اقدار و روایات کے عہدِ تنزل میں جی رہے ہیں، جدید الیکٹرانک و سوشل میڈیا نے اخلاقی زوال کے سفر کو تیز تر کر دیا ہے، یہ اخلاقی اور نفسیاتی بیماری معاشرے کے تمام طبقات کا احاطہ کیے ہوئے ہے، سوائے اُن خوش نصیب افراد کے جنھیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور دینی تربیت نے ان آفات سے بچا رکھا ہے۔ ہمارے معاشرے میں لوگ علماء سے معاشرے کے اَوسَط معیارِ اخلاق سے بہتر کی توقع رکھتے ہیں اور یہ بجا ہے، لیکن اب یہ بھی تیزی سے زوال پذیر ہے۔ "مادیت پرستی کے باعث افراد اور معاشرے دین اسلام کی روحانی اور اخلاقی تعلیمات سے دور ہو گئے ہیں۔ دنیاوی خواہشات کو مقدم رکھ کر لوگ عبادات، امانت داری، صدق، اور عدل جیسے بنیادی اسلامی اصولوں کو نظر انداز کرنے لگے ہیں، جو امت کی اجتماعی قوت کو کمزور کرتا ہے۔ امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کے عناصر میں اخلاق معاشرہ کا ایک اہم کردار ہے۔ ابن منظور افریقی کی رائے میں اخلاق میں دین طبیعت اور عادت تینوں شامل ہیں، لیکن اخلاق عادت کے ظاہری حسن کا نہیں بلکہ اندرونی پاکیزگی اور باطنی صورت انسانی کے اوصاف و معنیٰ کا نام ہے جس کی حقیقت داخلی وجدانی اور روحانی ہے اور صدور خارجی[12]۔ ایک بڑی مصیبت یہ ہوئی ہمارے معاشرے میں اتحاد و عمل کو پارہ پارہ کرنے

والے اختلافات کوئی اہم مسائل نہ تھے بعض بالکل بے ضرورت اور بعض قطعاً ظرف ضروری و جزی مسائل دراصل وہ ہے جن کو ہم مسائل زندگی کہتے ہیں نہ کہ وہ جن کا تعلق نہ عملی زندگی سے ہے اور نہ ہی اخرت میں ان کے متعلق کوئی باز پرس ہوگی امت کو ذہنی اذیت میں مبتلا کرنے سے اس قوم کا کوئی فائدہ نہیں ان ذہنی عیاشیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک فرقہ دوسرے فرقے کے پیچھے نماز نہیں ادا کرسکتے اور مساجد اللہ کا گھر ہونے کے باوجود لوگوں نے اس پر اپنی اپنی اجارہ داری کی ہوئی ہے ایک گروہ دوسرے گروہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھتا بلکہ ایک پارٹی دوسری پارٹی کو خارج الاسلام تصور کرتی ہے [13]۔ مادیت پرستی نے جھوٹ، دھوکہ دہی، رشوت، اور خود غرضی کو فروغ دیا، جو معاشرتی نظام کو تباہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ افراد صرف اپنی کامیابی اور فائدے کے لیے دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے لگے اور اخلاقی اقدار سے گراوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

روحانی زوال

"اسلام ایک متوازن زندگی کا درس دیتا ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی شامل ہے۔ مادیت پرستی نے امت کے افراد کو روحانی سکون اور اللہ پر اعتماد سے محروم کر دیا ہے، جس کی وجہ سے دلوں میں بے چینی اور عدم اطمینان پیدا ہوا۔ انسان مادے اور روح دونوں کا مجموعہ ہے۔ مادی ضروریات کو ہر انسان جانتا اور پہچانتا ہے۔ لیکن روح کی ضرورت کیا ہے، روحانیت کیسے پروان چڑھتی ہے اور روحانی تسکین کیسے ملتی ہے، اس معاملے میں لوگ اکثر بے اعتدالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ درحقیقت روحانیت دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے [14]، اللہ پر پختہ یقین واعتماد اور اللہ کو حاضر وناظر جان کر اعلیٰ اخلاقی اصولوں کے تحت مخلوقِ خدا سے معاملہ کرنا۔ روحانیت کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان اسی دنیا کی زندگی میں مصروف رہے اور اللہ کو حاضر وناظر جان کر ہر کسی کے حقوق کا خیال رکھے۔ ایک انسان پر سب سے بڑا حق اُس کی اپنی ذات کا ہے۔ غرض یہ کہ ہر وہ انسان جو کسی طریقے سے مخلوقِ خدا کو آرام اور آسانیاں بہم پہنچاتا ہے، وہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے اور یہی خدمت انسان کو روحانی تسکین پہنچاتی ہے۔ اور روحانی تسکین کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ انسان پانچ وقت کی نماز پڑھے، اللہ کے بڑے بڑے احکام کو بجالائے، کبیرہ گناہوں سے بچنے کی حتی الوسع کوشش کرے، اپنی صحت کا خیال رکھے، روزانہ خدمتِ خلق کا براہ راست کوئی کام کرے، اپنے سب رشتہ داروں اور ہمسایوں کا خیال رکھے، غریبوں کی مدد کرے، قانون کی پابندی کرے، خوش اخلاقی کا رویہ اپنائے اور اپنی معاش میں دیانت دار رہے۔ یہی روحانیت ہے اور ایسی زندگی گزارنے سے روحانی تسکین ملتی ہے۔ جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لیے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو وہ گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کی محبت کو دل میں بسانے سے تنبیہ کی ہے کہ دنیا کی محبت انسان کو یادِ الٰہی سے غافل کر دیتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

"يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ"

"اے ایمان والو کہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔"[15]

صوفیاء کی تعلیمات

حضرت سلطان باھُو (قدس اللہ سرہ) کے مطابق دنیا کی محبت انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرتی ہے جیسا کہ آپ کا بیت ہے کہ:

باھُو اد نیا دانی چیست پُر درد بلا
می کند از ذکر و فکرِ حق جدا

"اے باھُو! کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا ایک پُر درد بلا ہے
جو ذکر و فکر حق سے غافل کر دیتی ہے۔"[16]

جو دنیا کو اختیار کرتا ہے وہ شیطان کی راہ پر چل نکلتا ہے دنیا کی دوستی خدا سے دشمنی ہے اگر کوئی انسان دنیا سے رغبت رکھتے ہوئے خدا سے دوستی کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ جیسا کہ حضور سلطان العارفین (قدس اللہ سرّہ) فرماتے ہیں:

"اے باھُو! دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا دوئی کا نام ہے جو شخص دوئی اختیار کرتا ہے وہ خود کو شیطان کی راہ پر ڈال دیتا ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھتا ہے شیطان اس سے دشمنی رکھتا ہے اور جو شخص دنیا سے دوستی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھتا ہے پس معلوم ہوا کہ خواہ کوئی عالم ہو یا جاہل اگر وہ دنیا سے رغبت رکھتا ہے تو دوستی خدا تعالیٰ میں جھوٹا ہے۔"[17]

اجتماعی مفادات کی قربانی

مادیت پرستی نے افراد کو خود غرضی اور ذاتی مفادات کی دوڑ میں مصروف کر دیا۔ امت کے اجتماعی مسائل، جیسے غربت، جہالت، اور ظلم کے خلاف جدوجہد، کو نظرانداز کیا گیا، جس سے امت کا اتحاد متاثر ہوا۔ مادیت پرستی نے امت کے افراد کو دنیاوی خواہشات اور تعیشات میں مبتلا کر دیا، جس سے استعماری قوتوں نے فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے مسلمانوں کو ان کے روحانی اور فکری ورثے سے دور کر کے انہیں معاشی اور سیاسی طور پر کمزور کیا۔ اسلام نے امت کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے، جہاں ہر فرد دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے۔ لیکن مادیت پرستی نے اخوت اور بھائی چارے کی کمی نے اس تصور کو ختم کر دیا اور افراد صرف اپنی ذاتی ضروریات اور خواہشات پر توجہ دینے لگے، جس سے معاشرتی تعلقات کمزور ہوئے۔ مادیت پرستی نے امت میں فرقہ واریت، قوم پرستی، اور گروہی مفادات کو جنم دیا، جس سے اتحاد کی طاقت کمزور ہوگئی۔ افراد اور اقوام اپنی خود غرضی میں الجھ کر امت کے اجتماعی مفادات کو نظرانداز کرنے لگے۔

اسلام نظامِ زندگی کی ترتیب یا قانون سازی اور ہدایات و تلقین میں ایک لمحہ کے لیے بھی اس فطری اور خود غرضی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ جس کی جڑیں فطرت انسانی میں اتنی گہری ہیں ۔وہ وعظ و نصیحت اور قانونی پابندیوں کے ذریعہ خود غرضی اور بخل کا علاج کرتا ہے۔

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَ مَنْ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْبَيْتَ مِنَ الْحَقِّ وَمَنْ يَدَ بِرُ الْأَمْرَطَ فَسَيَقُولُونَ اللّٰہر(یونس : ۳۱)

"اور ان لوگوں سے پوچھو کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون لے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟ کون اس نظیم عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے اللہ"[18]

يا أَيُّهَا النَّاسُ أَذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ يَرْزُقُكُم مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا إِلَهَ الَّا هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ، (فاطر:۳)

"اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی نعمتیں یاد کرو۔ کیا اُس خدا کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو آسمان و زمین سے تم کو روزی فراہم کرتا رہتا ہے، بجز اس کے کوئی الہ نہیں۔ پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔"[19]

ثقافتی زوال

"نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ نے ملتِ اسلامیہ کی زندگی کے ہر پہلو کے لئے راہنمائی فراہم کی ہے۔ ان میں سے ایک پہلو ثقافتی اور تہذیبی بھی ہے۔ دنیا کی تمام تہذیبوں اور ثقافتوں کے مقابلے میں اسلام کی تہذیب و ثقافت بالکل منفرد اور امتیازی خصوصیات کی حامل ہے۔ اس کی بنیادی وجہ وہ اُصول وضوابط اور افکار و نظریات ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اُسوہ حسنہ کے ذریعے اُمتِ مسلمہ کو عطا فرمائے ہیں[20]۔ مغربی مادیت پرستی کے اثرات نے مسلم ثقافت کو بری طرح متاثر کیا، جس کی وجہ سے نوجوان نسل اپنی اسلامی شناخت اور اقدار سے دور ہو گئی۔ مادیت پرستی نے امت مسلمہ کو مغربی طرز زندگی کی اندھی تقلید پر مجبور کر دیا، جس میں دین کے اصولوں اور اسلامی ثقافت کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ اس تقلید نے امت کی اصل شناخت کو دھندلا دیا اور ان میں احساس کمتری پیدا کر دیا۔"

دین کو دنیاوی مفادات کے لیے استعمال کرنا

مادیت پرستی نے دین کو محض ظاہری اعمال تک محدود کر دیا ہے، اور بعض اوقات مذہب کو دنیاوی فوائد اور ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ علماء اور دینی رہنما بھی اس روش کا شکار ہو کر امت کو حقیقی روحانی رہنمائی فراہم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ حضور رسالت مآب (ﷺ) کے اسوۂ حسنہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دنیا کی محبت خسارے کا باعث بنتی ہے۔ جیسا کہ آپ (ﷺ) کا ارشاد ہے:

"حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آقا ﷺ نے فرمایا اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا[21]۔"

"حضرت ابنِ مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ تم جاگیریں نہ بناؤ دنیا میں، رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔"[22]

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے تو فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اس کو ایک درہم کے بدلے لے لے تو صحابہ کرامؓ نے کہا ہم تو کسی چیز کے بھی عوض اس کو نہیں لیتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بہت زیادہ ذلیل ہے جس طرح تمہارے نزدیک بکری کا یہ بچہ ذلیل ہے۔"[23]

"وَ ابْتَغِ فِيمَا الكَ اللهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا" (القصص : ٤٤)

"اللہ نے تجھے جو کچھ عطا کیا ہے اس کے ذریعہ آخرت کی بھلائی طلب کر اور دنیا میں سے تیرا جو حصہ ہے اس سے بھی غافل نہ ہو۔"[24]

اسلامی اقتصادی نظام سے دوری

اسلامی اقتصادی نظام زکوۃ، صدقہ، اور عدل و انصاف پر مبنی ہے، جو معاشی مساوات اور سماجی انصاف کو فروغ دیتا ہے۔ لیکن مادیت پرستی نے سرمایہ دارانہ نظام کو اپنانے کی حوصلہ افزائی کی، جس کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو گئی اور غربت و طبقاتی تقسیم میں اضافہ ہوا۔ مال و دولت کی محبت خود اس کی خاطر، اور ان چیزوں کی خاطر جن کا حصول ان سے وابستہ ہے[25]۔ انسان کو فطری اور طبعی طور پر بخیل قرار دیتے ہوئے۔ قرآن کہتا ہے:

"وَاحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشَّحَّ" (النساء : ۱۲۸)

"ذر نفس تنگ دلی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"[26]

یہ خصلت انسان میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ قرآن میں انسان کی اس حصلہ کو ایک حسین اور اچھوتی مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے:

قُلْ لَوْ انْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذَ الْأَمْتَكُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا" (بنی اسرائیل (۱۰۰)

"اے محمد ﷺ ان سے کہو، اگر کہیں میرے رب کی رحمت کے

خزانے تمھارے قبضہ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے اندیشہ سے ان کو بھی ضرور روک رکھتے۔ واقعی انسان بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے" یہ نہ بھولیے کہ اللہ کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔ ایک طرف اس کی یہ وسعت بے پایاں اور دوسری طرف انسان کا یہ بخل! اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسان کو ناتربیت یافتہ چھوڑ دیا جائے تو اس کا بخل کسی حد تک پہنچ جاتا ہے۔"[27]

بے حیائی کا فروغ

فُحش، فَاحِشَۃ، فَوَاحِش و فَحْشَاء کے الفاظ عام طور پر بدکاری اور عملِ قومِ لوط کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور زنا کے قریب (بھی) نہ جاؤ، کیونکہ وہ بے حیائی کا کام ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے" (بنی اسرائیل:32)[28]

اس آیت میں زنا کو "فاحشہ" سے تعبیر فرمایا ہے۔ نیز دوسرے مقام پر عملِ قومِ لوط کو بھی فاحشہ سے تعبیر کیا گیا ہے:

"اور لوط نے جب اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں والوں میں سے کسی نے نہیں کیا" (الاعراف:80)[29]

لیکن یہ اصطلاح وسیع تر معنوں میں بھی استعمال ہوتی ہے، اس میں بے حیائی، عریانی، بدکاری، حیاسوز فلمیں اور ڈرامے، برہنہ تصاویر، مجالس میں بدن کی نمائش، عورتوں اور مردوں کا اختلاط اور بوس و کنار سب شامل ہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے:

"کہہ دیجیے: میرے رب نے علانیہ اور پوشیدہ بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے" (الاعراف:33)[30]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے" (النور:19)[31]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت و ترویج کو بھی بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کا باعث قرار دیا ہے؛ پس جب بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر بڑا جرم ہے، تو آج کل ذرائع ابلاغ کے ذریعے شب و روز مسلم معاشرے میں جو بے حیائی پھیلائی جا رہی ہے، اللہ کے نزدیک یہ کس قدر بڑا جرم اور گناہ ہو گا۔

وقت اور وسائل کا ضیاع

مادیت پرستی نے امت کے افراد کو غیر ضروری چیزوں اور تعیشات میں مبتلا کر دیا، جس سے وقت اور وسائل ایسے منصوبوں پر ضائع ہونے لگے جو امت کی ترقی کے بجائے ذاتی آسائش کے لیے استعمال ہوئے۔

ذہنی اور نفسیاتی مسائل

دنیاوی خواہشات کی انتہا اور ان کی تکمیل میں ناکامی نے امت کے افراد کو نفسیاتی دباؤ، بے سکونی، اور ڈپریشن جیسے مسائل میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، امت اجتماعی طور پر کمزور ہو گئی اور اپنے اعلیٰ مقاصد کو بھول گئی۔

تعلیمی نظام کی تبدیلی

امت مسلمہ کے تعلیمی نظام کو مادیت پرستی نے بری طرح متاثر کیا۔ تعلیم کا مقصد کردار سازی اور اسلامی اقدار کی ترویج ہونا چاہیے تھا، لیکن اسے محض دنیاوی کامیابی اور روزگار حاصل کرنے تک محدود کر دیا گیا۔ نتیجتاً، امت ایسے رہنما پیدا کرنے میں ناکام رہی جو اسلام کے حقیقی اصولوں پر مبنی اصلاحات لا سکیں۔

اسلامی عقائد پر حملہ

مادیت پرستی نے ایمان بالغیب جیسے عقائد کو کمزور کیا اور امت کے بہت سے افراد دین کو محض ظاہری اعمال تک محدود سمجھنے لگے۔ یہ رویہ اسلامی نظریہ حیات کے مکمل فہم میں رکاوٹ بنا۔

عصر حاضر میں مادیت کا فتنہ اور اُس کا علاج

انیسویں صدی کے سائنسی انقلاب اور میڈیا نے بڑی مہارت اور چالاکی سے مسلمانوں کو اپنے عقیدے اور مذہب سے دور کر دیا ہے۔ اس انقلاب کی شاطرانہ چال نے کس طرح ہمیں قیمتی کتابوں سے دور کر کے سوشل سائیٹس سے نوازا، قرآن اور نمازیں چھین کر سیلفیوں کی بری عادت میں مبتلا کر دیا، اور ہاں عدم برداشت، ذہنی بے سکونی، پریشانی اور احساس کمتری جیسے بے شمار تحفے بھی عنایت کر دیئے اور نجانے کتنے ظلم و ستم نوجوان اپنے اوپر بڑی خوشی اور دلجمعی کے ساتھ قبول کرتے اور ان سے محظوظ ہوتے نظر آتے ہیں۔ مغربی طاقتوں کو کمیونزم کے زوال کے بعد اصل خطرہ اسلام سے تھا کیونکہ وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتے تھے کہ مسلمان قوم کو تلواروں اور جنگوں سے نہیں بلکہ ان کے اندر اخلاقی اور ایمانی جذبے کی سچی اور خالص طاقت کو ختم کر کے ہی زیر کیا جا سکتا ہے اور اس گھناؤنی سازش میں وہ پوری طرح کامیاب نظر آتے ہیں جو ہماری بے بسی اور اپنی جیت کا جشن منا رہے ہیں۔ قرآن و سنت نے ان گنت بار اس فتنے سے باز رہنے کی تلقین کی ہے، "سادگی" اور "اعتدال پسندی" کو اپناتے ہوئے ہر حال میں صبر اور شکر کرنے کی ہدایت کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"لوگوں کے لیے مرغوبات نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند ہیں۔ مگر یہ سب دنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان ہیں" (آل عمران:۱۴)[32]

انصاف کی کمی

آج ہم جس دور میں جی رہے ہیں، یہاں ریاستیں بھی ہیں، نظام حکومت بھی ہے، لیکن مظلوموں کی دادرسی کا کوئی شفاف انتظام نہیں ہے، باثر اور بارسوخ لوگ بچ جاتے ہیں اور کمزور لوگ قانون کی گرفت میں آتے ہیں؛ چنانچہ جب بنو مخزوم کی ایک خاتون فاطمہ نے چوری کی اور قریش نے حضرت اسامہ بن زیدؓ (ان کا لقب محبوبِ رسول تھا) کے ذریعے سفارش کروائی کہ اگر اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو قریش کی ذلت ورسوائی ہوگی، ناک کٹ جائے گی، اس لیے اس کے ساتھ استثنائی سلوک کیا جائے، تو رسول اللہ ﷺ غضب ناک ہوئے اور فرمایا:

"بے شک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیا جاتا اور کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا، اگر (بفرضِ مُحال) فاطمہ (بنتِ محمد) بھی ہوتیں تو میں ضرور اُس کا ہاتھ کاٹ دیتا"[33] (بخاری:3733)

فتنوں کی کثرت

آج کل دنیا طرح طرح کے فتنوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے، ان سب فتنوں میں ایک بنیادی اور بڑا فتنہ "پیٹ" کا ہے۔ شکم پروری و تن آسانی زندگی کا اہم ترین مقصد بن کر رہ گیا ہے، ہر شخص کا شوق یہ ہے کہ لقمہ تر اس کی لذتِ کام و دہن کا ذریعہ بنے اور یہ فتنہ اتنا عالمگیر ہے کہ بہت کم افراد اس سے بچ سکے ہیں، تاجر ہو یا ملازم، اسکول کا ٹیچر ہو یا کالج کا پروفیسر، دینی درس گاہ کا مدرس ہو یا مسجد کا امام اس آفت میں سبھی مبتلا نظر آتے ہیں، ہاں فرقِ مراتب ضرور ہے۔ زہد وقناعت، تقویٰ اور اخلاص وایثار جیسے اخلاق وفضائل اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کا پورا عالم سازو سامان کی فراوانی کے باوجود حرص وآز، طمع ولالچ اور زر طلبی وشکم پروری کی بھٹی میں جل رہا ہے اور کرب واضطراب، بے چینی وبے اطمینانی اور حیرت وپریشانی کا دھواں ہر چہار سمت پھیلا ہوا ہے۔ دراصل اس فتنۂ جہاں سوز کا بنیادی سبب یہی ہے جس کی نشاندہی رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمائی، آخرت کا یقین بے حد کمزور اور آخرت کی نعمتوں اور راحتوں کا تصور قریباً ختم ہوچکا ہے، مادی نعمتیں اور ان کا تصور اس قدر غالب ہے کہ روحانی قدریں مضمحل ہو چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے آج انسانوں کی چھوٹائی بڑائی، عزت وذلت اور بلندی وپستی کی پیمائش "اِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ"[34] کے پیمانے سے نہیں ہوتی، بلکہ "پیٹ اور جیب" کے پیمانے سے ہوتی ہے۔ مادیت کے اس سیلاب میں پہلے ایمان ویقین رخصت ہوا، پھر انسانی اخلاق ملیامیٹ ہوئے، پھر اسوۂ نبوت سے وابستگی کمزور ہو کر اعمال صالحہ کی فضا ختم ہوئی، پھر معاشرت ومعاملات کی گاڑی لائن سے اتری، پھر سیاست وتمدن تباہ ہوا اور اب مادیت کا یہ طوفان انسانیت کو بھی گڑھے میں دھکیل رہا ہے۔ درحقیقت انبیاء ہی انسانیت کے نباض ہیں اور انہی کا تجویز کردہ علاج اس مریض کے لیے کارگر ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ہولناک مرض کی صحیح تشخیص بہت پہلے فرمادی تھی۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

"واللہ لا الفقر أخشى عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها فتهلككم كما أهلكتهم۔" (صحيح البخاري: ۳۱۵۸)

"بخدا! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ قطعاً نہیں، بلکہ اندیشہ یہ ہے کہ تم پر دنیا پھیلائی جائے، جیسا کہ تم سے پہلوں پر پھیلائی گئی، پھر تم پہلوں کی طرح ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرو، پھر اس نے جیسے ان کو برباد کیا تمہیں بھی برباد کر ڈالے[35]۔"

قرآن کریم اس اعتقاد کے لیے سراپا دعوت ہے اور سینکڑوں جگہ اس حقیقت کو بیان فرمایا گیا ہے، سورۃ الاعلیٰ میں نہایت بلیغ، مختصر اور جامع الفاظ میں اس پر متنبہ فرمایا:

"بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ" (الاعلى:۱۷،۱۶)

"کان کھول کر سن لو! (کہ تم آخرت کو اہمیت نہیں دیتے) بلکہ دنیا کی زندگی کو (اس پر) ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور لازوال ہے[36]۔"

نتیجہ

قرآن مجید میں مادیت پرستی کو گمراہی اور غفلت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو نصیحت فرماتے ہیں کی دنیاوی مال ودولت اور عیش وعشرت کو زندگی کا مقصد نہ بنائیں بلکہ آخرت کی کامیابی کے لیے محنت کریں۔ دنیا کو ضرورت کے مطابق استعمال کریں اور اللہ کی رضا کو ترجیح دیں۔

نبی کریم ﷺ نے دنیاوی مال ودولت کی غیر ضروری محبت اور حرص سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ نے دنیا کو عارضی اور آخرت کو دائمی قرار دیا اور مسلمانوں کو تاکید کی کہ وہ دنیا کی بجائے آخرت کی کامیابی کو ترجیح دیں۔ امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کا حصہ ۱۰۰ فیصد شامل ہے، کیونکہ اس نے دین کے بنیادی اصولوں، روحانی ترقی، اور اجتماعی شعور کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ امت کے زوال میں مادیت پرستی کے علاوہ شاید ہی کوئی ایسی چیز موجود ہو کہ جس کو امت کے زوال میں قصوروار ٹھہرایا جاسکے، اج امت کو دوبارہ عروج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مادیت پرستی سے نکل کر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی کے تمام پہلوؤں میں توازن پیدا کرے۔ اس کے لیے روحانی اور اخلاقی اقدار کا احیاء، علم کی اہمیت کو تسلیم کرنا، اور اجتماعی مفادات کو

مقدم رکھنا ضروری ہے۔ امت مسلمہ کے زوال کا ایک بڑا اسبب مادیت پرستی ہے، لیکن اگر امت اپنے دین کی اصل روح کو سمجھ کر اس پر عمل کرے تو یہ زوال ختم ہو سکتا ہے۔ مادیت پرستی کے مقابلے میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر امت دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتی ہے۔ قرآن و حدیث کے مطابق مادیت پرستی ایک خطرناک رویہ ہے جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور آخرت کی تیاری میں رکاوٹ بنتا ہے۔

سفارشات

1. امت مسلمہ کے زوال میں مادیت پرستی کے زمن میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ یہ ایک وسیع موضوع ہے اور بہت سی تحقیق باقی ہے۔ مادیت پرستی کے روحانیت، معاشرت، اخلاقیات اور بہت سے پہلوؤں پر تحقیق کی جا سکتی ہے۔
2. دنیاوی اور اخروی زندگی کے درمیان توازن قائم کرنے کے لیے قرآن و سنت کی رہنمائی کو اپنانا ضروری ہے۔ اگر مادیت پرستی کے بت توڑ دیا جائے تو انسان کے دونوں جہاں میں سرخ روئی یقینی ہے۔
3. امت کو مادیت پرستی سے نکالنے کے لیے روحانی تربیت، ذکر و اذکار، اور قرآن کے فہم کو فروغ دینا ہو گا۔ روحانی نشست کا قیام نہایت ضروری ہے۔ تاکہ باطن کی صفائی کر کے معاشرے کو کامل افراد مہیا کئے جائیں۔ عصر حاضر میں تصوف پر بہت کام ابھی باقی ہے جو محقق کے لیے ایک کر سکتے ہیں۔
4. تعلیمی اصلاحات نہایت ضروری ہیں اور ایک ایسا تعلیمی نظام اپنانا چاہیے جو دنیاوی علوم کے ساتھ اسلامی اقدار کو بھی شامل کرے۔
5. اقتصادی انصاف کے ذریعے اسلامی اقتصادی نظام کا نفاذ اور معاشی ناہمواری کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔
6. اتحاد اور اتفاق کے راہ کو ہموار کر کے امت کے مختلف فرقوں اور گروہوں کو اتحاد کی اہمیت سمجھا کر ایک پلیٹ فارم پر لایا جائے۔ تاکہ امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کر سکے۔
7. افراد کی اخلاقی اور دینی تربیت کے ذریعے ایک مضبوط معاشرتی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے۔

REFERENCES - حوالہ جات

1-Touqeer Amir Malik, Materialism: Its Harms and Remedies (in the Light of the Teachings of Hazrat Sultan Bahoo, Maraat-ul-Arifeen International, 13th January, 2017)
2-Al-Quran 57:20
3-Al-Quran 89:20
4-Al-Quran 4:128
5-Al-Quran 17:100
6 -Al-Quran 28:79
7-Imam Abu Isa Muhammad ibn Isa at-Tirmidhi, Sunan at-Tirmidhi, Book of Zuhd, Hadith No. 2322
8-Imam Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Ar-Riqaq, Volume 8, Hadith No. 6439; Imam Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Book of Hudood, Hadith No. 1048
9-Imam Abu Isa Muhammad bin Isa at-Tirmidhi, Sunan at-Tirmidhi, Book of Zuhd, Chapter: "The trial of the Ummah of Muhammad (PBUH) is Weath," Hadith No. 2236
10-Al-Quran 28:77
11-Imam Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Book of Zakat, Hadith No. 1429; Imam Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Book of Zakat, Hadith No. 1033
12-Dr. M. S. Naz, The Role of the Mohtasib in an Islamic State (Islamabad: Islamic Research Institute, 1999), 1st Edition, P:23
13-Maulana Shah Muhammad Jafar Nadvi Phulwari, Maqalat (Lahore: Idarah Saqafat-e-Islamia, November 1967), 1st Edition, P. 223
14-Muhammad Farooq Khan, Materialism and Spirituality (Lahore: Islamic Publications, December 14, 2018), p.10
15-Al-Quran 63:9
16 -Hazrat Sultan Bahoo, Ain-ul-Faqr (Hazrat Sultan Bahoo Academy, 1991), p. 265
17- Hazrat Sultan Bahoo, Ain-ul-Faqr (Hazrat Sultan Bahoo Academy, 1991), p. 265.
18 -Al-Quran 10:31
19 -Al-Quran 35:3
20-Professor Usman Ghani, Professor Nazeer Ahmed, Islamic Civilization and History (Lahore: Lucky Book Center, 2016), p. 10.
21 - Imam Abu Isa Muhammad ibn Isa at-Tirmidhi, Sunan at-Tirmidhi, Book of Zuhd, Hadith No. 2320
22 - Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad bin Hanbal, Book of Jihad, Chapter on the Virtue of Jihad (Lahore: Maktaba Rehmania), Vol. 5, Hadith No. 3801; Ibn Hibban, Sahih Ibn Hibban, Kitab al-Siyar, Chapter: About an Usurping Ruler (Lahore: Shabbir Brothers, 2017), Hadith No. 6781
23 -Imam Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Zuhd wa al-Raqaiq, Chapter on the world, Hadith No. 2957
24 -Al-Quran 28:44
25- Dr. Muhammad Nejatullah Siddiqi, Social Justice in Islam (Lahore: Islamic Publishers Ltd.,) 1st Edition, p. 68.
26 -Al-Quran 4:128
27-Al-Quran 17:100
28-Al-Quran 17:32
29 - Al-Quran 7:80
30 -Al-Quran 7:33
31 -Al-Quran 24:19
32 -Al-Quran 3:14
33-Imam Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Maghazi, Chapter: Ghazwat al-Fat, Hadith No. 3733
34 Al-Quran 49:13,
35 - Imam Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Jizya, Chapter: Jizya, Hadith No. 3158.
36 -Al-Quran 86:16-17